یاسیت کی بیماری
(DEPRESSION)

تعارف :

معالجوں کا سابقہ اکثر ایسے مریضوں سے پڑتا ہے جنہیں بظاہر کوئی جسمانی عارضہ لاحق نہیں ہوتا۔ ہر قسم کے معائنے کروائے جاتے ہیں۔ بڑے سے بڑے معالج سے مشورہ ہوتا ہے لیکن کسی خرابی یا بیماری کا سراغ نہیں ملتا، معالج کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح یہ بات سمجھائے کہ موصوف کی صحت قابل رشک ہے اور مریض اس بات پر اور بھی افسردہ ہو جاتا ہے کہ اگر معالج اس کی بیماری کا علاج کرنے سے قاصر ہے تو کم از کم اس کو صحت مند تو قرار نہ دے، بعض معالج اس قسم کے مریضوں کیلئے طاقت کی نام نہاد دوائیں تجویز کرتے ہیں، بعض جھنجھلا کر کہہ دیتے ہیں "جاؤ میاں عیش کرو تم بالکل ٹھیک ہو کیوں اپنا پیسہ اور ہمارا وقت خراب کرتے ہو"۔ کبھی گھر والوں کو ہدایت کر دی جاتی ہے کہ مریض کو زیادہ سے زیادہ خوش رکھیں۔ اور مریض کو تنبیہ ہوتی ہے کہ خوش رہا کرو۔ مریض حیرت سے معالج کی طرف دیکھتا ہے۔ اس کا حال تو یہ ہے۔

آگے آتی تھی حال دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر نہیں آتی

گھر والے جو سدا بہار مریض کی ناز برداری سے پہلے ہی اکتا چکے ہوتے ہیں۔ معالج کی ہدایت پر بعض اوقات برہم ہو جاتے ہیں کہ انہیں آخر کس طرح خوش رکھیں۔ گھر میں خواہ کچھ ہوتا رہے یہ صاحب الگ تھلگ خاموش اور افسردہ رہتے ہیں معمولی معمولی باتوں پر اس قدر خفا ہوتے ہیں کہ سارا گھر شرمندہ ہو جاتا ہے۔ اچھے سے اچھا کھانا یہ کہہ کر رد کر دیتے ہیں کہ بھوک نہیں ہے، سارے دن بستر پر لیٹے رہتے ہیں۔ پھر یہ شکوہ ہے کہ نیند نہیں آتی، بڑے بڑے ڈاکٹروں کو دکھالیا ہزاروں روپیہ پانی کی طرح بہا ڈالا، ڈاکٹر کہتے ہیں کوئی مرض نہیں انہیں یہ شکایت ہے کہ ڈاکٹر کی سمجھ میں میرا مرض نہیں آتا، حکیموں کا علاج ہو گیا اور تو اور مولویوں سے دم کرالیا۔ مزاروں اور آستانوں پر حاضری دے ڈالی لیکن سب لاحاصل رہا۔

یاسیت کے ہر مریض کو تقریباً انہی حالات کا سامنا ہوتا ہے یہ مرض دوسروں کو تو بہت معمولی محسوس ہوتا ہے لیکن مریض کی زندگی دوبھر ہو جاتی ہے۔

علامات

اس بیماری میں چونکہ جسمانی شکایات مثلاً جسم اور سر میں درد، چکر، نیند اور بھوک کی کمی، قبض وغیرہ کی شکایت عموماً ہو جاتی ہے لہٰذا مریض ابتداء میں معالج سے یہ ہی شکایت بیان کرتے ہیں اور بالعموم معالجین بھی انہی شکایات کو رفع کرنے کی حتیٰ الوسع کوشش کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ذہنی اور جسمانی امراض کی علامات بعض اوقات ایک دوسرے میں اس قدر مدغم ہو جاتی ہیں کہ یہ فیصلہ کرنا دشوار ہو جاتا ہے کہ یہ شکایات ذہنی بیماری کا نتیجہ ہیں یا ان کا سبب کوئی جسمانی عارضہ ہے۔ چونکہ مریض بھی جسمانی تکلیف ہی بیان کرتے ہیں جس سے مرض کی تشخیص بعض اوقات کافی دیر میں ہوتی ہے۔ مریض اُداسی کے بارے میں صرف اسی وقت بتاتے ہیں جب ان سے اس بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔ اس بارے میں اب سے دس برس پیشتر ایک تحقیقاتی جائزہ لیا گیا کہ یاسیت کے مریض معالج سے کیا شکایات بیان کرتے ہیں، نتائج سے معلوم ہوا کہ 100 میں سے 90 مریضوں نے سر درد، چکر اور اختلاج قلب کی شکایت کی تھی جب کہ ان مریضوں میں اُداسی کی بیشتر علامات مثلاً اُداسی یا پژمردگی، مایوسی، رونا، نیند اور بھوک کی کمی، موت کی خواہش اور موت کا خوف، جیسی علامات بھی موجود تھیں۔ اور ان شکایات کے بارے میں وہ صرف پوچھنے پر ہی بتاتے تھے۔

اس بیماری میں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے دل ہر وقت اُداس و پژمردہ اور ذہن پریشان رہتا ہے۔ کوئی کام کرنے کی ہمت ہوتی ہے نہ خواہش مزاج حد درجہ چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ غرض کچھ اچھا نہیں لگتا، بات بات پر رونا آتا ہے۔ زندگی اس قدر بے کیف محسوس ہوتی ہے کہ موت کی خواہش ہونے لگتی ہے کبھی یہ خواہش اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ خودکشی کا خیال آنے لگتا ہے لیکن خودکشی چونکہ ایک مسلمان کیلئے گناہ ہے۔ لہٰذا یہ سوچ کر اس منصوبے پر عملدرآمد نہیں کیا جاتا۔

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

یہی وجہ ہے کہ اسلامی ممالک میں خودکشی کی شرح بہت کم ہے جب کہ دوسرے ممالک میں خودکشی کرنے والے افراد کی تعداد کئی گنا زیادہ ہے تصور کیجئے کہ جس مرض میں انسان موت کی جستجو کرے وہ مرض کتنا اذیت ناک ہوگا۔

اس بیماری کی علامات میں ان اصطلاحات کا تذکرہ بہت ضروری ہے۔

(الف) لوبلڈپریشر (Low Blood Pressure) :

جیسا کہ کہا جاچکا ہے کہ مریض معالج سے اپنی جسمانی شکایات کا ہی تذکرہ کرتا ہے جب خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوتی تو مریض کو تردد ہوتا ہے۔ کئی مرتبہ عزیز وا قارب قسم قسم کی بیماریوں کا شک ظاہر کرتے ہیں اور اکثر یہ خیال کرتے ہیں کہ لوبلڈ پریشر کا عارضہ لاحق ہوگیا ہے۔ دراصل ہمارے ہاں کمزوری کی شکایت کو لوبلڈ پریشر کہا جاتا ہے اور یہ شکایت بھی یاسیت کے مرض کی ہی ایک بڑی علامت ہے اور جب مرض کا علاج ہوتا ہے تو دوسری شکایات کی طرح یہ شکایت بھی رفع ہوجاتی ہے۔

جہاں تک بلڈ پریشر کے کم ہونے کا تعلق ہے یہ بات ہر مستند اور تجربہ کار معالج بخوبی جانتا ہے کہ خون کے دباؤ کا کسی قدر کم ہونا قطعی فکر کی بات نہیں ہے۔ یہ صرف اس وقت تشویش کا باعث ہوتا ہے جب مریض بے ہوشی کی حالت میں بستر پر لیٹا ہو ورنہ ایک مریض جو اپنے پیروں سے چل کر ڈاکٹر کے مطب تک آتا ہے اس کا فشارِ خون کسی حد تک کم ہونا کوئی قابلِ ذکر بات نہیں ہے ۔ خون کا دباؤ اوسط سے کسی قدر کم ہونا اچھی صحت کی نشانی ہے لیکن اُداسی کے مریض کیلئے صحت کی یہ نشانی خطرناک بیماری کی علامت قرار دے دی جاتی ہے اور اس طرح پریشانی کا ایک نیا باب کھل جاتا ہے۔

(ب) گیس کا مرض :

گیس کی شکایت اکثر مریض کرتے ہیں وہ مختلف شکایات اس سلسلے میں بیان کرتے ہیں مثلاً گیس اوپر کو جاتی ہے۔ پیٹ پھولتا ہے۔ ڈکاریں آتی ہیں، قبض رہتا ہے، بھوک نہیں لگتی دست آتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے گیس دماغ میں جارہی ہے، سینے میں جلن ہوتی ہے کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ یہ علامات بھی یاسیت کی بیماری کی ہیں اور اس کے رفع ہونے سے یہ شکایات بھی رفع ہوجاتی ہیں۔

یاسیت کی اقسام

یاسیت سن رسیدگی

(Involutional Depression)

اُداسی کی یہ علامات ادھیڑ عمر اور بڑھاپے میں بھی لاحق ہوجاتی ہیں کیونکہ ایک تو انسانی قوت کمزور ہونے سے انسان اُداسی کا شکار ہوجاتا ہے دوسرا بڑھاپے میں ذمہ داریاں بھی بہت کم

ہوجاتی ہیں۔جس کے سبب کچھ لوگ خود کو بے مصرف محسوس کرنے لگتے ہیں۔یہ صورتحال اُداسی کا سبب بن جاتی ہے۔اس کیفیت کو یاسیت [illegible] (Involutional Depression) کہا جاتا ہے۔خواتین میں اکثر یہ علامات ماہواری بند ہونے کے بعد پیدا ہوتی ہیں اور اُداسی کی علامات کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر شکایات بھی پیدا ہوجاتی ہیں جو کہ جسم میں رونما ہونے والی کیمیائی تبدیلیوں کے سبب ہوتی ہیں۔اس کیفیت میں اکثر خواتین کو چہرے پر مرچیں سی لگتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں ہاتھ پیروں میں جلن ہوتی ہے۔گرمی زیادہ محسوس ہوتی ہے۔اور پسینہ زیادہ آتا ہے اس کیفیت کیلئے رد اُداسی (Antidepressants) ادویات کے ساتھ ساتھ ان شکایات کو دور کرنے والی دیگر ادویات بھی تجویز کی جاتی ہیں جن کے استعمال سے یہ شکایات جلد رفع ہوجاتی ہیں۔

شدید یاسیت

(Psychotic Depression)

بعض اوقات یاسیت کی علامات کے ساتھ ساتھ اوھام اور فریب بھی پیدا ہوجاتے ہیں۔یعنی مریض کو یہ گمان ہوتا ہے کہ لوگ اس کے خلاف سازش کررہے ہیں اس کو زہر دیا جارہا ہے۔کوئی اس کا پیچھا کررہا ہے۔اس کو وہ آوازیں سنائی دیتی ہیں جو فی الحقیقت ناپید ہوتی ہیں۔اکثر کسی مرحوم عزیز کی آواز آتی ہے۔ایسی خوشبو یا بدبو آتی ہے جس کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔اس کیفیت کو شدید یاسیت (Psychotic Depression) کہتے ہیں۔ علاج کیلئے رد اُداسی ادویات (Anti - Depressants) کے ساتھ ساتھ اوہام اور فریب دور کرنے والی ادویات (Anti - Psychotics) تجویز کی جاتی ہیں اور ساتھ مشینی علاج کیا جاتا ہے۔مشینی علاج اُداسی میں بہت موثر ثابت ہوتا ہے اور یہ بات تو پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ یہ بے ضرر اور موثر ترین طریقہ علاج ہے۔

وجوہات

جدید تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ یاسیت کا مرض دماغ میں کیمیائی تبدیلیاں رونما ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔بالعموم اس مرض کی علامات کسی افسوس ناک واقعہ یا شدید نقصان کے بعد شروع ہوتی ہیں مثلاً کسی عزیز کی موت، آتشزدگی یا کوئی مالی خسارہ وغیرہ اس قسم کے حادثات سے انسان کا متاثر ہونا ایک فطری امر ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ غم کا یہ تاثر معدوم ہوجاتا ہے۔

بعض اوقات ایسا نہیں ہوتا اور غم کی یہ کیفیت برسوں برقرار رہتی ہے تو اس کیفیت کو یاسیت کی بیماری کہا جاتا ہے۔

اس مرض کے بارے میں اس وقت غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے جب مریض اس نوعیت کے حالات سے دوچار ہوتا ہے جو فی الواقع اُداسی کا سبب ہوتے ہیں اس موقع پر مریض اور اس کے گھر والے اس کیفیت کو حالات کا نتیجہ سمجھ کر نا قابلِ علاج تصور کر لیتے ہیں، حالانکہ علاج کے بعد مریض بہتر طریقے سے اپنے مسائل سے نبرد آزما ہو سکتا ہے۔

اس کے برعکس بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ مریض اور اس کے لواحقین اطراف میں کوئی ایسی وجہ نہیں پاتے جو اُداسی کا سبب بنے اور پھر مریض پر شدت سے یہ دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ چونکہ وہ انتہائی خوشگوار حالات میں زندگی بسر کر رہا ہے لہٰذا اسے اس مرض میں مبتلا ہونے کا کوئی حق نہیں ہے حالانکہ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ یہ مرض دماغ میں کیمیائی تبدیلیاں رونما ہونے کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے اور محض ناخوشگوار حالات اس کا سبب نہیں ہوتے۔

علاج

اس مرض کے بارے میں سب سے پہلے تو یہ بات ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ دیگر جسمانی امراض کی طرح کا ہی ایک مرض ہے جس طرح بخار کا مریض اپنے معمولات انجام نہیں دے سکتا اسی طرح یاسیت میں مبتلا کسی فرد کیلئے اپنے فرائض منصبی بجالانا ناممکن ہے، جس طرح بخار کے علاج کیلئے ادویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح اس مرض کا علاج بھی معالج کی تجویز کردہ ادویات کے ذریعے سے ہی ممکن ہے صرف خوش رہنے یا گھر والوں کا اچھا برتاؤ کرنے سے یہ شکایات رفع نہیں ہو سکتیں، یہ ضرور ہے کہ چونکہ اس مرض کی تشخیص کسی آلے یا خون کے کیمیائی پیمانے سے نہیں ہوتی لہٰذا اس کی شدت کا اندازہ بھی صرف اس مریض کو ہی ہوتا ہے کہ جو اس مرض میں مبتلا انتہائی اذیت سے دوچار ہوتا ہے۔ لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کے سبب یہ کہا جا سکے کہ مریض خوش رہ کر اپنے مرض پر قابو پا سکتا ہے۔ ایسی بے شمار تکالیف اور کیفیات ہیں جس کو ناپنے کیلئے کوئی آلہ موجود نہیں ہے۔ لیکن اس طرح یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ محض مریض کے ذہن کی پیداوار ہیں، گردے کے درد میں مبتلا مریض کی تکالیف کسی آلے سے نہیں ناپی جاتی لیکن کوئی معالج گردے کے درد میں مبتلا مریض کو محض خوش رہنے کا مشورہ دے کر رخصت نہیں کرتا

بلکہ اس کی شکایت فوری طور پر رفع کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے- اسی طرح یاسیت کے مریض کا علاج بھی ادویات اور دوسرے جدید طریقوں سے ممکن ہے-

علاج کیلئے جو ادویات تجویز کی جاتی ہیں ان کا اثر بالعموم دو تین ہفتے میں ہوتا ہے لیکن اس سے دل برداشتہ ہو کر علاج ترک نہیں کرنا چاہیے- بلکہ معالج کی ہدایت پر علاج جاری رکھا جانا چاہیے- ابتداء میں مریض کو تین دن بعد دیکھنے کیلئے بلایا جاتا ہے اور اس کی کیفیت کے مطابق ادویات میں ردوبدل کیا جاتا ہے اس کے ساتھ مریض کے گھریلو حالات کے بارے میں گفتگو کی جاتی ہے اور اس سلسلے میں مریض کی رہنمائی کی جاتی ہے، علامات کے رفع ہونے کے بعد بھی کچھ عرصہ ادویات کا استعمال جاری رکھنا ہوتا ہے ورنہ مرض کی علامات دوبارہ رونما ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے- اور پھر بتدریج ادویات میں کمی کر کے ان کا استعمال مکمل طور پر بند کر دیا جاتا ہے-

مشینی علاج یاسیت کے مرض میں انتہائی موثر ثابت ہوا ہے اور یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ یہ بے ضرر اور موثر ترین طریقہ علاج ہے-

شدید یاسیت میں جب اُداسی کی علامات کے ساتھ اوھام اور فریب ہوں یعنی مریض کو اس قسم کے شکوک ہونے لگیں کہ لوگ اس کے دشمن ہیں اس کے خلاف سازش ہو رہی ہے یا اس کو وہ آوازیں سنائی دیں جو ناپید ہوں یا بے سبب کوئی خوشبو یا بدبو محسوس ہو تو ردّ اُداسی ادویات کے ساتھ ساتھ مشینی علاج بہت موثر ثابت ہوتا ہے-

یاسیت کی چند مثالیں

چھبیس سالہ شبیر ایک قومی جہاز راں ادارے میں فائرمین کی حیثیت سے ملازم ہے اس نے ڈاکٹر کو بتایا-

جہاز میں آگ بجھانے کے سلسلے میں پیر میں چوٹ آ گئی- چوٹ کا علاج کرایا چوٹ تو تقریباً ٹھیک ہو گئی لیکن اس واقعے کے بعد یہ کیفیت ہو گئی کہ اکثر جی متلاتا ہے الٹی آ جاتی ہے- سر میں کبھی کبھی درد محسوس ہوتا ہے دل کی دھڑکن تیز محسوس ہوتی ہے جب جہاز میں آتشزدگی کا واقعہ یاد آتا ہے تو پسینہ آ جاتا ہے- نیند کبھی ٹھیک آتی ہے اور کبھی نہیں آتی- مالی حالات کی بھی فکر رہتی ہے کہ کنبہ کی کفالت کس طرح کر سکوں گا کمزور ہو گیا ہوں- اُداسی اور مایوسی ہوتی ہے-

ان علامات کے پیش نظر یاسیت کی بیماری (Depression) تشخیص کی گئی اور رد

اُداسی ادویات تجویز کی گئیں مریض کو دس روز ہسپتال میں داخل کیا گیا تا کہ ادویات کے اثرات کا بخوبی جائزہ لیا جاسکے اور دیگر نفسیاتی مسائل کیلئے مشاورت بھی جاری رہے۔ ساتھ ہی مشقی علاج بھی تجویز کیا گیا۔ شبیر نے ہسپتال میں دس روز گزارے اور تقریباً تمام علامات یکسر رفع ہو گئیں۔

اس کے بعد چند ماہ بیرونی مریض کی حیثیت سے علاج جاری رہا تا کہ علاج کی مدت پوری ہو جائے اور بیماری کی علامات دوبارہ رونما ہونے کا کوئی امکان نہ رہے۔

پروین نے بتایا کہ گھر سے باہر کہیں آنے جانے کو دل نہیں چاہتا، احساس کمتری کا شکار ہوں اپنے رنگ کے بارے میں زیادہ احساس رہتا ہے جب میں اسکول میں پڑھتی تھی تو سہیلیاں تھیں اور اسکول کی تقریبات میں بھی حصہ لیتی تھی لیکن ہمارے اسکول میں لڑکیاں بہت خوبصورت بڑے گھرانوں کی تھیں انہوں نے مجھے شکل وصورت کے بارے میں احساس دلایا اور میں احساس کمتری کا شکار ہو گئی۔ انٹر تک تعلیم حاصل کی لیکن سب سے الگ تھلگ رہتی تھی، گھبراہٹ ہوتی ہے رونا آتا ہے، پہلے سر میں بھی درد ہوتا تھا۔ اب یہ شکایت نہیں ہے مرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ کانوں میں سیٹیوں کی آوازیں آتی ہیں۔ اپنے آپ کو کمزور سمجھتی ہوں اور موٹا ہونا چاہتی ہوں گھر سے باہر خاموش رہتی ہوں۔

پروین کی عمر بائیس سال ہے اور تقریباً ایک برس سے یہ شکایات لاحق تھیں والدہ بھی پروین کی اس کیفیت سے خاصی پریشان اور عاجز تھیں چونکہ یہ اکثر معمولی معمولی باتوں پر بہت زیادہ غصہ کرتی تھیں۔ اور کھانا پینا چھوڑ دیتی تھیں، والدہ نے بتایا کہ کچھ عرصہ قبل انہیں لیکوریا کی بیماری تھی اندام نہانی سے پانی آتا تھا کہ جیسے پیشاب کر رہی ہو، ہر جگہ جانے سے گریز کرتی تھیں گھر میں بھائی کی شادی تھی اس میں بہت مشکل سے شرکت کی تمام وقت ڈری سہمی رہیں اکثر چکر آنے کی شکایت کرتی تھیں اکثر تمام دن بستر پر لیٹ کر گزار دیتی تھیں۔

ان شکایات کے علاوہ پروین میں کسی اور بیماری کی کوئی علامت موجود نہیں تھی، لیکوریا کی شکایت کا والدہ نے تذکرہ کیا تھا لیکن جس وقت پروین کو علاج کیلئے نفسیاتی معالج کے پاس لایا گیا اس وقت اس قسم کی کوئی شکایت نہیں تھی۔ پروین کی گفتگو پوری طرح مربوط تھی یادداشت ٹھیک تھی اور معائنے کے وقت محاوروں کا صحیح مفہوم بیان کیا۔ پروین کو بیماری کا مکمل شعور تھا۔

ان علامات کے پیشِ نظر یاسیت (Depression) کی بیماری تشخیص کی گئی اور رد اُداسی ادویات (Anti-Depressants) تجویز کی گئیں۔

علاج کے دوران ابتداء میں کوئی افاقہ محسوس نہیں ہوا- اپنی شکل کے بارے میں اکثر یہ خیال آتا کہ رنگ کالا ہے اور ایک روز تجویز کردہ ردِ اُداسی (Anti - Depressant) دوائیں زیادہ مقدار میں کھالیں دوا کھانے کی وجہ ابتداء میں تو یہ بتائی کہ ایسا جلد صحت یاب ہونے کیلئے کیا تھا- مزید گفتگو کرنے پر معلوم ہوا کہ پروین نے خودکشی کرنے کیلئے دواز یادہ مقدار میں کھائی تھی بہرحال خودکشی کی اس کوشش کے نتیجے میں طبعیت مزید خراب ہوگئی- اور اُلٹیاں آنے لگیں تو فوری طور پر ہسپتال لانا پڑا جہاں ادویات دی گئیں اور ڈرپ لگائی گئی تو طبیعت بہتر ہوگئی- اس کے بعد ردِ اُداسی ادویات (Anti - Depressant) جاری رکھی گئی-

نصیبن کی عمر چالیس برس ہے- شادی شدہ ہیں، تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں شوہر کباڑیے کا کام کرتا ہے- ایک بیٹے کی شادی کردی ہے- بہو بھی ساتھ ہی رہتی ہے-

نصیبن نے بتایا، غصہ بہت آتا ہے نیند بالکل نہیں آتی اگر سو بھی جائیں تو فوراً جاگ جاتی ہیں اس کے بعد نیند نہیں آتی - ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں، سر میں شدید درد ہوتا ہے، بھوک ٹھیک لگتی ہے، سر درد دن رات رہتا ہے لیکن صبح دس گیارہ بجے درد زیادہ محسوس ہوتا ہے لیکن سر درد میں کبھی قے نہیں ہوتی، پسینہ بہت زیادہ آتا ہے دل ہر وقت اُداس اور پریشان رہتا ہے- پورے جسم سے آگ نکلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے، غصہ کی حالت میں بچوں کو مارتی ہوں- رونا بہت زیادہ آتا ہے موت کی خواہش ہے، خودکشی کے خیالات آتے ہیں غصہ کی حالت میں گھر سے نکل جاتی ہوں، رشتہ داروں پر دشمنی کا گمان ہوتا ہے-

نصیبن نے جس وقت معالج کو اپنی کیفیت بتائی اس وقت ان کا جسمانی معائنہ کیا گیا جس سے کسی بیماری کی نشاندہی نہیں ہوتی تھی فشار خون ٹھیک تھا نبض کی رفتار درست تھی- وزن قدرے زیادہ تھا نصیبن کی یادداشت ٹھیک تھی- بیماری کا مکمل شعور تھا- البتہ قوت فیصلہ کسی قدر کمزور تھی-

ان علامات کی پیش نظر نصیبن کو اُداسی سن رسیدگی (Involutional Deression) کا مرض تشخیص کیا گیا اور ردِ اُداسی ادویات تجویز کی گئیں- اس کے علاوہ (Hormones) بھی تجویز کئے گئے جس کی کمی بالعموم چالیس پینتالیس- سال کی عمر میں ہوجاتی ہے اس کمی کے سبب تمام جسم میں گرمی اور جلن کا احساس ہوتا ہے اور پسینے آتے ہیں-